وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

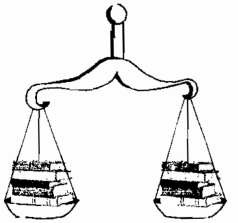

تبصرۂ کتب

نام کتاب : انسائیکلو پیڈیا سیرت النبی ﷺ

مرتب : سید عرفان احمد

صفحات : ۴۷۴،

قیمت : درج نہیں

ناشر : زمزم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی

تبصرہ نگار : عبدالحئی ابڑو، اسلام آباد

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دور میں گونا گوں انداز سے تالیفی کام ہوا ہے اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ زیر نظر کتاب میں اردو زبان میں پہلی بار سیرتِ طیبہ کے موضوع پر حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے مواد جمع کیا گیا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ، انبیائے کرام اور صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ و محدثین کے سوانحی خاکوں کے علاوہ علم حدیث کی اصطلاحات اور مقامات مقدسہ وغیرہ پر مشتمل تقریباً ایک ہزار عنوانات پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سیرت کے متعلق انسائیکلو پیڈیا طرز پر لکھی گئی کتابیں عربی، انگریزی میں تو پہلے سے موجود ہیں، مگر اردو میں بلاشبہ یہ پہلی کاوش ہے، جس کی مدد سے سیرت طیبہ کے کسی بھی اہم پہلو کے بارے میں فوری معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

کتاب کے مرتب سید عرفان احمد تالیف و ترجمے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، انہوں نے یہ تالیف بہت عمدہ انداز میں لانے کی بھرپور اور بڑی حد تک کامیاب کوشش کی ہے جو لائق تحسین ہے۔ البتہ ہر انسانی کاوش کی طرح زیر تبصرہ کتاب میں بھی کچھ تسامحات اور اغلاط در آئی ہیں، جن کی تصحیح ضروری ہے۔

غالباً کتاب عام آدمی کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس لئے حوالوں کا اہتمام نہیں کیا جاسکا۔ البتہ احادیث کی تخریج کا اہتمام پھر بھی ضروری تھا، اس کی وجہ سے بعض ضعیف یا بے اصل احادیث بھی کتاب میں شامل ہوگئی ہیں۔ اسی طرح بعض الفاظ کا املا محلِ نظر ہے۔

بعض اشعار اور عربی عبارتوں میں اغلاط رہ گئی ہیں۔ اشخاص، مقامات اور قبائل وغیرہ کے ناموں پر اعراب کی ضرورت تھی، تاکہ ان کے صحیح تلفظ میں سہولت ہوتی۔ بعض نام وغیرہ صحیح درج نہ ہو سکے، ان کی فہرست کافی طویل ہوسکتی ہے۔ چند ایک کی نشاندہی ضروری معلوم ہوتی ہے: ص ۳۸، آنسہ (آئسہ)، ص ۴۶، تقی الدین بن ابوالعباسی، ابن تیمیہ (تقی الدین ابوالعباس ......) ص، ۵۵: ابوداود طیاسی (طیالسی)، ص ۵۷: ابوقیس حرمہ (صرمہ)، ابوفلیہ (ابوفُکیہہ)، ص ۵۸، ابوکرش (ابوذات الکرش)، ابولبابہ بن عبدالمنذر (ابولبابہ بشیر......) ص ۵۹، ابومسعد بن بدری (ابومسعود بدری)، ص ۶۳، شرجیل (شُرحبیل) ص ۶۶، حنیف کی جمع حُنفاء ہے نہ کے احناف، ص ۸۷، (حصن حصین کے مؤلف) ابن جوزی (الجزری)، ص ۸۲، جیَ (حُیَی) ص ۹۲، اشجّ (اشجّ) ص ۹۵، جوز جاج (جوز جان)، ص ۹۶، صفی الدین مبارک پوری (صفی الرحمٰن)، ص ۱۰۶، انس بن مرثد (غزوۂ حنین کے حوالے سے ابوداود کی روایت میں یہ نام اَنس بن ابی مرثد ہے) ص ۱۴۸، بیت المدارس (یہود کی درسگاہ کے لئے اصطلاح ''مدارس الیہود'' ہے) ص ۱۵۱، تاریخ الخمیس فی احوال نفس نفیس (......الف نفیس)، ص ۱۵۵، التلخیص الجیر (......الحبیر) ص ۱۵۴، تجرید صریح کو ایک اور زُبیدی، علامہ حسین بن مبارک کی طرف منسوب کیا گیا ہے، جبکہ اصل مؤلف ابوالعباس احمد بن احمد الشرجی الزَّبیدی ہیں، ۱۶۵، ثمامہ بن آثال (......اُثال)، ص ۱۶۶، ثوبیہ (ثُویبہ)، ص ۱۸۲، حب الحزن (جب الحزن)، ص ۲۰۷، حکیم بن خرام (حزام)، ص ۲۰۷، ''ذوالقرنی کے قول کے مطابق'' (یہ کون ہیں؟)، ص ۲۴۸، ورز جان (؟)، ص ۲۷۳، ذوالحلیفہ (ذو......) ص ۲۹۸، آئمہ (ائمہ)، ص ۳۱۰، القرظی (القُرَظی)، ص ۳۲۴، ضرار بن ازوار (ازور)، ص ۳۵۱ پر عقبہ بن ابی محیط (کذا) اور عقبہ بن ابی معیطان کو دو الگ الگ اشخاص قرار دیا گیا ہے، جبکہ یہ ایک ہی شخصیت ہے اور درست نام عقبہ بن ابی معیط ہے، یہی صورت ص ۴۵۷ پر ہے کہ نضر بن حاث اور نضر بن حرث کو الگ الگ لکھا گیا ہے، جبکہ یہ بھی ایک ہی صاحب ہیں، شاید مغالطے کی وجہ یہ رہی ہو کہ عربی کے قدیم اسلوبِ کتابت میں حارث کو حرث ہی لکھا جاتا تھا۔ ص ۳۶۵، مجرالدین ابن اثیر (مجدالدین......)، ص ۴۴۷، موزن (مؤذن)۔

بعض اصطلاحات کا مفہوم درست طور پر نہیں دیا جاسکا، جیسے اشراط (ص ۱۶۸)، تراجم (ص

۱۶۱)اس کا مفہوم تو بالکل ہی غلط درج ہو گیا ہے۔

بعض معلومات محل نظر ہیں یا واضح نہیں، ص ۹۶، الازلام والیسار (؟)، ص ۹۳، الجزیرہ کی تخسیر (؟) ص ۱۶۶، حضرت ثوبانؓ کو ۱۲۷ حدیثیں یاد تھیں (غالباً مراد ان کی مرویات کی تعداد ہے) ص ۱۶۷، حضرت جابر بن عبداللہؓ کھاتے پیتے صحابی تھے، اسلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے قرض لیتے تھے! (عام طور پر تاثر یہ ہے کہ وہ تنگ دست تھے، ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور چھ سات بیٹیاں یتیم چھوڑ گئے، حضرت جابرؓ پر اپنی یتیم بہنوں کی کفالت کا بھاری بوجھ تھا)، ص ۱۶۸، جبل الالال کے محل وقوع میں میدانِ عرفات کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔ص ۱۹۱ ''ہذا ما تاضی (درست، صالح) علیہ محمد رسول اللہ و (یہاں واو درست نہیں) سہیل بن عمرو......''، ص ۲۰۲، ''ابوالبقا کے مطابق......'' عام قاری کے لئے یہ مؤلف بالکل غیر معروف ہے ص ۲۱۴ '' حال ہی میں ابن الساعاتی نے مسند احمد کو ابواب کی ترتیب پر مرتب کر کے شائع کیا ہے''، مسند احمد کے مرتب ابن الساعاتی (شیخ حسن البنا کے والد) کو فوت ہوئے بھی پچاس سال کا عرصہ گزر چکا ہے! کتاب ''ذریعہ الوصول'' کے مترجم کا نام مع القاب درج ہے، اور ''نشر الطیب'' کے ناشر تک کا نام دیا گیا ہے، جبکہ ابوجعفر دیبلی کی ''مکاتیبِ الرسول'' کے مترجم تک کا ذکر نہیں یکسانیت ہونی چاہئے۔

شامل کی گئی اصطلاحات اور ناموں کے انتخاب میں زیادہ معروضی انداز اختیار کئے جانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔اس ضمن میں سیرت طیبہ کے کام کا حوالہ مرکزی محور ہونا چاہئے تھا۔سیرت کے سلسلے میں بلا مبالغہ سینکڑوں ہزاروں قدیم و معاصر علما و مصنفین نے خدمات انجام دی ہیں، ان تمام کے سوانحی خاکے اس مختصر تالیف میں شامل کیا جانا ممکن نہ تھا، یہ بات قابلِ فہم ہے، مگر ان میں سے محض چند شخصیات کا ذکر اچھنبے سے خالی نہیں۔خاص طور پر اس لئے بھی کہ ان شخصیات کی تالیفی، تدریسی، دعوتی، خدمات اپنی جگہ، مگر خاص سیرت کے حوالے سے ان کی خدمات معروف اور قابل ذکر نہیں، کتاب سفید کاغذ پر رنگین اور دلکش پختہ جلد کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے۔

نام کتاب	:	تذکرہ الحبیب، تسہیل نشر الطیب
تالیف	:	مولانا اشرف علی تھانویؒ
تسہیل	:	مولانا ارشاد احمد فاروقی